REGD. No: L. 525

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ
یوم یکشنبہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے
۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | یکم اخاء ۱۳۴۰ ہش | یکم اکتوبر سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۹ ستمبر بوقت ½۱۱ بجے قبل دوپہر

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ شام کے وقت کچھ بے چینی ہوگئی۔ نقرس کی تکلیف کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فرق ہے۔ رات نیند بہتر آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

شام کے پورے علاقہ پر باغیوں کا قبضہ متحدہ عرب جمہوریہ سے علیحدگی کا اعلان

اسمبلی کے سابق سپیکر مامون کی سربراہی میں نئی حکومت کا قیام

بیروت ۳۰ ستمبر۔ شام میں باغیوں نے پورے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اسمبلی کے سابق سپیکر کی سربراہی میں ایک حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ انقلابی کمان نے شام کی متحدہ عرب جمہوریہ سے علیحدگی کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ شام کے تمام ریڈیو سٹیشنوں پر باغیوں کا قبضہ ہے۔ کل بندرگاہ لطاکیہ کے قریب حق دو سو چھاتہ برداروں کو اتارا گیا تھا۔ شام کی باغی فوجوں نے ان کا صفایا کر دیا ہے۔ شام کی بحری اور فضائی فوج نے بھی باغیوں کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ شام کی تمام بندرگاہوں، ہوائی اڈوں اور سرحدوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مصر سے فوجی کمک نہ پہونچنے پائے۔ بیرونی ملکوں سے مواصلات کا سلسلہ اب تک منقطع ہے۔

دمشق سے آنے والے مسافروں نے بتایا ہے کہ کل دمشق میں صدر ناصر کے حامیوں اور مخالفوں میں زبردست تصادم ہوا۔ جس میں مخالفین کا پلہ بھاری رہا۔ صدر ناصر نے کل قاہرہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے کل متحدہ عرب جمہوریہ کی بحریہ اور فضائیہ کو لطاکیہ کی بندرگاہ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن خون خرابہ روکنے کے لئے یہ حکم واپس لے لیا گیا تھا۔ انقلابی کمان نے ان تمام فوجیوں کو جو اس وقت چھٹی پر ہیں کہا ہے کہ وہ فوراً اپنی یونٹوں میں پہونچ جائیں۔ ریڈیو نشریات میں بتایا گیا ہے کہ انقلابی تحریک کا مقصد شام کی آزادی خود مختاری اور حق خود اختیاری بحال کرنا ہے۔ نشریات میں صدر ناصر پر سخت حملے کئے گئے اور کہا گیا کہ انہوں نے شام میں بے شمار جاسوس اور ایجنٹ چھوڑ رکھے تھے۔ صدر ناصر نے شام کو ایک پولیس سٹیٹ بنا دیا تھا۔ انہوں نے انتخابات میں جعل سازی کی اور عوام کی آزادی چھین لی۔ نشریات میں جمال عبدالناصر کے نام کے ساتھ صدر کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ نشریات میں کہا گیا کہ صدر ناصر نے شام کو ایک بڑی جیل میں (باقی صفحہ ۸ پر)

مسئلہ کشمیر حل کرنے کی پُرامن کوشش کامیاب نہ ہوئی تو دوسرے ذرائع اختیار کئے جائیں گے

افغانستان کو اپنے علاقے کے پختونوں میں ریفرینڈم کرانے کا چیلنج

(صدر ایوب)

پشاور ۳۰ ستمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل صبح یہاں پُرعزم لہجہ میں اعلان کیا کہ کشمیر کا طویل تنازعہ طے کرنے کی پُرامن کوششیں کامیاب نہ ہوئیں تو پاکستان "دوسرے ذرائع" اختیار کریگا آپ نے کہا کہ پاکستان "دوسرے ذرائع" اختیار کرنے پر مجبور ہوا تو انشاء اللہ اس بار حالات کا رُخ کچھ اور ہی ہوگا۔

صدر نے یہ اعلان کل پشاور یونیورسٹی اور اس سے ملحق تمام کالجوں کے پانچ ہزار طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے دو گھنٹے کی تقریر میں جس کے دوران میں بار بار تالیاں بجائی گئیں اور نعرے بلند کئے گئے، صدر نے ملک کے مختلف مسائل پر صاف صاف الفاظ میں تبصرہ کیا۔

صدر ایوب نے اپنی حکومت کے حسب ذیل تین خاص مقاصد بیان کئے (۱) اسلام کے اصولوں سے نظے ایک مضبوط معاشرے کا قیام (۲) پاکستان کی علاقائی سالمیت کا تحفظ اور (۳) معاشرے کو وقت کے آگے بڑھانا۔ صدر نے کہا کہ یہ مقاصد بظاہر بہت سیدھے سادے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ان کا حصول مشکل ہے۔ صدر نے قومی وحدت اور یکجہتی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے پاکستان کے نصب العین اور فلسفہ پر اجمالی بحث کی۔ آپ نے اس امر کی جانب اشارہ کیا کہ اگر ہم اس نصب العین پر سختی سے قائم نہ رہے تو پاکستان کا قیام بے معنی ہو کر رہ جائیگا۔ صدر نے کہا عوام کا مقدس فرض ہے کہ وہ اپنے کو واقعی مضبوط اور خوشحال بنانے کے لئے حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے خاندانوں اور قبیلوں کے مفادات کو وسیع تر قومی مفاد کے تابع بنانا ہوگا۔

صدر ایوب نے افغانستان کو چیلنج دیا کہ وہ افغانستان کے پختونوں میں ریفرینڈم کرا کے دیکھ لے کہ وہ "افغانستان میں ایک خاندان کے محکوم رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان میں شریک ہونے کے خواہشمند ہیں"۔

صدر ایوب راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں پشاور کے دورے کے بعد اپنے ذاتی عملہ کے ہمراہ واپس راولپنڈی پہنچ گئے۔

ملایا کے حکمران اعلیٰ پاکستان آئیں گے

کراچی ۳۰ ستمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی دعوت پر ملایا کے حکمران ۱۸ دسمبر کو پاکستان کے سرکاری دورہ پر تشریف لائیں گے۔ حکمران اعلیٰ کی اہلیہ بھی آپ کے ہمراہ ہوں گی۔

ترکی اور اردن نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا

بیروت ۳۰ ستمبر۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی اور اردن نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ عمان ریڈیو نے کل نئی حکومت کو تسلیم کرنے سے متعلق حکومت اردن کے فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اردن نے شام کی نئی حکومت کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔ اور اسے حمایت کا یقین دلایا ہے۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز سوموار بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت غربی (غلہ منڈی) کے زیر اہتمام مسجد دارالرحمت غربی میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علماء کی تقاریر کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

محمد ابراہیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ
دارالرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۱ء

دنیا میں فأتوا بسورة من مثله کا شور مچادو

ایک دینی ہفت روزہ میں کہا گیا ہے
"ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے جو عام طور پر تعلیم یافتہ کہلانے والے طبقہ میں مشہور ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر پاکستان میں عیسویت کی تبلیغ بند کر دی گئی۔ تو۔ ایک تو یہ تنگ خیالی اور شخصی آزادی کے خلاف ہے۔ دوسرے اس کے نتیجہ میں یورپ اور امریکہ میں اسلام کی تبلیغ بند کر دی جائے گی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غلط فہمی ضعف ایمان کا نتیجہ ہے۔ اگر ہمارا ایمان سچائی کے ساتھ یہ ہے کہ آخرت کی نجات دینے والا مذہب صرف اسلام ہے اور دوسرے مذاہب جہنم کی تیاری ہے تو بنی نوع انسان کی ہمدردی کا تقاضہ ہے کہ ہم اسلام کو ہر انسان کے سامنے پیش کریں۔ اور ہر ممکن کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ انسان دائمی عذاب کی لعنت سے بچ جائیں۔ اگر ہم میں یہ دو جذبے موجود ہیں۔ ایک اسلام کی صداقت پر پختہ یقین۔ دوسرا بنی نوع انسان کی صحیح ہمدردی۔ تو ہم کسی مصیبت کی پرواہ کئے بغیر اس کو اندرونی اور بیرونی انسانوں پر پیش کرتے اور ان کو سمجھتے رہیں گے۔ اور اگر یہ نہ کر سکیں تو یہ امر تو کسی طرح برداشت نہ کریں گے کہ ہمارے ہمارے حدود و اقتدار میں کوئی شخص انسانوں کو راہ جنت سے ہٹا کر جہنم کا ایندھن بناتا پھرے۔ یہاں سوال امریکہ سے تجارت اور سیاسی معاہدہ کا نہیں ہے بلکہ اسلام کی حقانیت پر سچے ایمان اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا ہے۔ اگر ہم کفر و ارتداد کو روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے اس کی اجازت دیتے ہیں۔ تو یا تو ہم کو مذہب اسلام کی حقانیت پر ویسا ایمان نہیں ہے۔ یا ہم انسانوں سے ہمدردی نہیں رکھتے۔ اور ان کے ابدی دوزخی ہونے پر خوش اور مطمئن ہیں۔

اگر یورپ والے ہماری تبلیغ بند کرتے ہیں۔ تو ہم مجبور ہیں۔ وہ خود جہنم میں جانا ہی چاہتے ہیں تو جائیں۔ لیکن جہاں ہمارا بس چلے وہاں ہم کیوں کسی کو دوزخی بننے دیں۔ خاص کر جب کہ ہمارا یقین ہے کہ پورے اسلام پر عمل کرنے میں نجات ابدی کے سوا اس دنیوی زندگی کے بہتر بننے امن و امان سے رہنے اور سکون و اطمینان کی بھی ضمانت موجود ہے۔"

اس عبارت میں جو دلیل دی گئی ہے اس کی غلطی یہ ہے کہ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ جو شخص اپنے دین کو حق سمجھتا ہے اور اس کو نہ ماننے والوں کو دوزخی اور جہنمی خیال کرتا ہے۔ اس کا حق ہے کہ وہ بزور قوت دوسروں کو دوزخ اور جہنم میں جانے سے بچائے۔ اور یہ ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ایسا کیا جائے۔ اگر اس دلیل کو مان لیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف مختلف ادیان میں بلکہ خود ایک دین کے ماننے والوں کے مختلف فرقوں میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اور اگر ایک فرقہ مثلاً دیوبندی فرقہ کا کوئی فرد بریلوی فرقہ میں چلا جائے گا۔ تو چونکہ دیوبندی اپنے ہی فرقہ کو ناجی اور بریلویوں کو ناری سمجھتا ہے۔ اس لئے اس اصول کے مطابق دیوبندی کا فرض ہوگا کہ اپنے بھائی کو ہمدردی کے لئے بریلوی طریق اختیار کرنے سے بجبر روک سکے۔

اس اصول کو صحیح ماننے سے یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جو انسانی سوسائٹی میں در آتی ہے۔ ہر ایک شخص اپنے فرقہ کو حق پر اور تمام دوسروں کو ناحق پر اور دوزخی جہنمی اور ناری سمجھتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے فرقہ کو چھوڑ کر دوسرے طریق کو اختیار نہیں کر سکتا۔ ورنہ اس کو جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس طرح معاشرہ میں سخت بے چینی کی صورت قائم رہے گی اور جس فرقہ کے لوگ برسر اقتدار آئیں گے۔ وہ اس اصول کے مطابق دوسروں کی تبلیغ روک دیں گے۔ کیا یہ اسلام کے منشاء کے مطابق ہے۔

یہی مصیبت ہے جو اس اصول کی وجہ سے ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں عیسائیت کے مختلف فرقوں کی باہم خانہ جنگی سے آئی تھی۔ اور جب کہیں رومن کیتھولک عیسائیوں کا زور ہوتا تھا۔ تو وہ ہمدردی کے جذبہ سے کہ پروٹسٹنٹ دوزخ میں نہ چلے جائیں۔ ہزاروں پروٹسٹنٹوں کو پھانسی پر لٹکا دیتے تھے۔ اور جب کہیں پروٹسٹنٹوں کا زور ہوتا تھا۔ تو وہ بھی ہمدردی کے جذبہ سے ہزاروں رومن کیتھولکوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے۔ یہ بیماری یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ کسی ایسا فرقہ کی حکومت میں دوسرے فرقہ والوں کو سانس لینا دشوار ہو گیا تھا۔ اور اس وجہ سے تمام معاشرہ درہم برہم ہو گیا تھا۔ آخر یورپ کے دانشمندوں کو لا اکراہ فی الدین کا اسلامی اصول اختیار کرنا پڑا تو تب کہیں جا کر یورپ میں امن قائم ہوا۔ جس کی برکات وہ ترقیاں ہیں۔ جو اہل یورپ نے آج کی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جبر سے لوگوں کو اپنے دین میں رکھنے کا اصول کافرانہ اور مشرکانہ دینوں کا طرۂ امتیاز ہے قرآن کریم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہر نبی کے مقابلہ میں کفار ہی اس اصول کے مطابق نبی کے برخلاف صدّ و عن سبیل اللہ کی مہم چلاتے چلے آئے ہیں۔ اگر اس اصول کو اللہ تعالیٰ تسلیم کرتا۔ تو اول تو وہ کبھی کوئی نبی مبعوث نہ کرتا۔ اور اگر آتا تو کوئی نبی اپنی تبلیغ میں کامیاب نہ ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لیهلك من هلك عن بيّنة ويحيى من حيّ عن بيّنة (انفال ۴۳)

یعنی جو ہلاک ہوتا ہے وہ دلیل سے ہلاک ہوتا ہے اور جو زندہ رہتا ہے وہ دلیل سے زندہ رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ اسلام ایک علمی دین ہے اور وہ انسان کے دل کو اپیل کرتا ہے۔ کیونکہ کوئی انسان سچائی کو کسی جبر سے قبول نہیں کر سکتا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ لوگ عقیدہ کے لئے اپنی جان تک دے دیتے ہیں۔ اگر کوئی انسان سچے دل سے سچائی کو جو اس کے نزدیک سچائی نہیں ہے چھوڑتا ہے۔ تو اسلام اس کو جبر سے سچائی کے اندر رکھنے کی قطعاً کسی حکومت یا سوسائٹی کو اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں۔ معمولی انسان تو کیا انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ میں بھی نہیں۔ ان کو بھی یہی حکم ہے کہ تمہارا کام صرف ابلاغ ہے اور بس باقی کوئی شخص ایمان لاتا ہے یا نہیں۔ یہ دیکھنا تمہارا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ انسانوں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ہمدردی کی بناء پر جس دین کو وہ خود حق اور دوزخ کی آگ سے بچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں اس پر قائم رکھنے کے لئے کسی جبر سے کام لیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام تو جبر کا ذرا سا شائبہ بھی برداشت نہیں کرتا۔ اور دین کا تمام انحصار دلیل پر رکھتا ہے۔ چونکہ اسلام حق ہے۔ اس کا حق ہونا ہی اس کی طاقت ہے۔ وہ کسی بیرونی طاقت کا محتاج نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ صاف صاف لفظوں میں چیلنج دیتا ہے کہ

ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون الله ان كنتم صادقين۔ (البقرہ ۲۵)

اور اگر تم اس کے متعلق جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے شک میں ہو تو جاؤ اس کی طرح کی ایک سورۃ ہی لے آؤ۔ اور یہی نہیں بلکہ اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا جو تمہارے گواہ ہیں ان کو بھی پیش کر لو۔ اور اگر تم نہ کر سکو اور یقیناً نہیں کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کفر کو پورا پورا موقعہ دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی صداقت کے دلائل پیش کرے۔ اور پھر جو دلائل پیش نہیں کر سکتے تو ان کو دوزخ کا پیغام دیتا ہے۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ دنیوی حکومتیں یا صاحبان اقتدار بھی دوزخ و بہشت تقسیم کر سکتے ہیں۔ اور جو شخص اسلام میں آ چکا ہے یا آ کر نکل جانا چاہے اس کو جبر سے دین میں داخل کرنے یا دین میں رکھنے کا انہیں اختیار نہیں ہے۔

پھر یہ دینی ہفت روزہ رقمطراز ہے کہ
"قرآن کا مطلب صاف ہے کہ کسی کو دین اسلام میں لانے کے لئے جبر نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری حکومت میں اگر رعایا غیر مسلم موجود ہے تو ان پر اسلام لانے کے لئے جبر نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کی عبادتگاہوں اور ان کی جان و مال کی حفاظت ہماری حکومت کا فرض ہوگا۔ اور وہ اپنے مذہبی مراسم کی ادائیگی میں آزاد ہوں گے ہاں جن لوگوں نے برضا و رغبت دین اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ ان کو اسلامی قوانین پر عمل کرنے میں بھی حکومت ساعی رہے گی اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دے گی جیسے ایک قوم نے پاکستان گورنمنٹ کا رعایا بنکر رہنا ہی قبول نہیں کیا۔ وہ الگ تھلگ ہے۔ اس پر یہاں کے شہری قوانین لاگو نہیں ہوں گے۔ لیکن جس نے رعایا ہونا قبول کر لیا ہے۔ اس کو حکومت کے قوانین کا پابند رہنا پڑے گا۔ اور خلاف ورزی پر سزا ملے گی۔ اور بغاوت میں قتل کر دیا جائے گا۔ اسی لئے قرآن پاک میں ہے۔ لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں جبر نہیں کہ کسی کو دین میں لانے کے لئے جبر کیا جائے۔ یہ نہیں فرمایا کہ لا اکراہ للدین کہ دین کی خاطر جبر نہیں۔ مسلمان کو دین کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ اور اسلام سے خارج ہونے کی سزا باغی کی سزا ہوگی۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک مرد نکاح سے پہلے کسی عورت پر جبر نہیں کر سکتا۔ مگر ایجاب

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نماز باجماعت کو اللہ تعالیٰ نے نہایت ضروری قرار دیا ہے اس میں کوتاہی کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ نوجوانوں میں نماز باجماعت کی عادت کو راسخ کریں

(فرمودہ ۱۴؍جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان)

(قسط ۲)

ایک نبی کے متعلق تو

اجتہادی غلطی کا احتمال

ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق کبھی نہیں ہو سکتا۔ کسی کے دل میں یہ سوال تو پیدا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فلاں حکم کس حکمت کے ماتحت ہے لیکن یہ کہنا کہ بات تو یونہی ہے مگر میری عقل اس کو نہیں مانتی سخت نادانی ہے۔ گویا ایسا شخص خدا تعالیٰ کو اپنی عقل کے تابع کرنا چاہتا ہے اور وہ خدا سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے

آج کل جو فتنے اور بلائیں نازل ہو رہی ہیں یہ اسی قسم کے انکار کی وجہ سے ہیں۔ لوگوں نے

خدا تعالیٰ کے احکام کی توجیہات

کرنی شروع کر دی ہیں اور جب وہ کسی حکم کو بجا لانا نہیں چاہتے تو اس کی تاویلیں شروع کر دیتے ہیں اور اس کو اپنی عقل کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں ایک مومن کو ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ نے جو احکام بیان فرمائے ہیں ان سب میں سے نماز کا حکم اہم ہے اور یہ حکم باقی تمام احکام میں بمنزلہ دل اور دماغ کے ہے اور نماز بھی وہ جو باجماعت ہو سوائے اسکے کہ انسان کو کوئی معذوری ہو اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کر سکے۔ قرآن کریم میں جو

اقامت صلوٰۃ کے الفاظ

آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسکے معنے کئے ہیں جو نہایت اعلیٰ ہیں اور ہم بھی اسکے کئی معنے کر دیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے سات بطن ہیں اور ہر بطن کے الگ الگ معنے کئے جا سکتے ہیں اسی لئے ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن کریم کی آیات کے کئی کئی معنے کئے جا سکتے ہیں لیکن نماز کے متعلق قرآنی الفاظ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ گو قرآن کریم نے بیسیوں دفعہ نماز کا حکم دیا ہے مگر جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے یقیمون الصلوٰۃ اقیموا الصلوٰۃ اور اقاموا الصلوٰۃ وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں اور

اقامت صلوٰۃ کے متبادر معنے

نماز کو قائم کرنے کے ہیں اور اکیلا نماز پڑھنے والا تو آپ ہی نماز پڑھتا ہے وہ نماز کو قائم نہیں کرتا۔ حالانکہ اقامت صلوٰۃ کے معنے ہیں نماز کو کھڑا کرنا اور یقیمون الصلوٰۃ کے معنے ہوں گے وہ اکیلے نماز نہیں پڑھتے بلکہ ان کے پہلوؤں میں اور بھی نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں نماز باجماعت میں کم از کم دو آدمی تو ضرور ہوں گے پس ان میں سے جو امام ہوگا وہ مقتدی کی خاطر نماز پڑھ رہا ہوگا اور جو مقتدی ہوگا وہ امام کی خاطر نماز پڑھ رہا ہوگا۔ اکیلے نماز پڑھنے والے کے متعلق تو عربی زبان میں یصلی کہیں گے مگر

یقیمون اور اقیموا کے الفاظ

ظاہر کرتے ہیں کہ ایک کی نماز کسی دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے اور یقیمون کے متبادر معنے ہی یہ ہیں کہ باجماعت نماز۔ سارے قرآن کو پڑھ جاؤ جہاں کہیں صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے اسکے ساتھ اقامت الصلوٰۃ کا لفظ بھی ہے (سوائے اس صلوٰۃ کے جس کے معنے درود شریف کے ہیں)

پس

نماز باجماعت

ایک ایسی اہم عبادت ہے کہ اگر اسکے متعلق کسی قوم میں کوتاہی پائی جائے تو وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اسکے متعلق میں نے بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ سوائے کسی خاص معذوری کے اس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہو کہ وہ چل کر مسجد میں نہ آ سکتا ہو تو اسکی معذوری معقول ہے لیکن کسی گھر میں اگر ایک شخص بیمار ہو تو اس گھر کے باقی لوگ بھی مسجد میں آنا چھوڑ دیں تو یہ ان کی غفلت ہوگی کیونکہ

فرض کرو

باپ بیمار ہے تو بیٹا تو بیمار نہیں اور اگر بیٹا بیمار ہے تو باپ تو بیمار نہیں یا ایک بھائی بیمار ہے تو دوسرا بھائی تو بیمار نہیں جو بیمار ہوگا وہ تو کہہ سکے گا کہ میں مسجد میں نہیں آ سکتا لیکن اگر اچھا بھلا آدمی یہ عذر کرے کہ میرا فلاں رشتہ دار بیمار ہے اس لئے میں مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا تو اس کا یہ عذر غیر معقول ہوگا۔ پس سوائے کسی معذوری اور مجبوری کے نماز باجماعت ادا نہ کرنا سخت غفلت ہے لیکن

مَیں دیکھتا ہوں

کہ جہاں ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسروں کی نسبت نماز میں باقاعدگی اور پابندی زیادہ پائی جاتی ہے وہاں اتنی باقاعدگی اور پابندی نہیں پائی جاتی جس کا قرآن کریم حکم دیتا ہے۔ اگر اکیلے نماز پڑھنی جائز ہوتی تو باجماعت نماز کی پابندی نہ کرنے والوں پر الزام نہیں آ سکتا تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مومنوں کے لئے خالی صلوٰۃ کا حکم نہیں بلکہ جہاں کہیں ان کو صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی اقامت کا لفظ بھی ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کی اہمیت

نماز تعویذ ہے

"نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دُعا کا موقعہ ملتا ہے کوئی دعا تو سنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔"

نماز میں خشوع

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپکو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا۔ جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور کرنے کے لئے ملا تھا۔ اُس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۲۶ و ۱۵۲)

نے نماز باجماعت کو نہایت ضروری قرار دیا ہے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کے اندر

نماز باجماعت کی روح

نہیں پائی جاتی۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ قوم کیلئے بعض قربانیاں بھی کرتے ہیں لیکن اسکے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ وہ قوم کے لئے قربانیاں کرنے کی وجہ سے نماز باجماعت سے مستثنیٰ قرار دئے جائیں قومی قربانیاں اپنی جگہ پر ہیں اور نماز اپنی جگہ پر اور دوسری قربانیاں اپنی جگہ پر اور دوسری قربانیاں کرکے نماز سے غفلت کرنا ایسی ہی بات ہے جیسے کسی شخص نے کہا تھا کہ میں چونکہ قومی خدمت کرتا ہوں اس لئے میرے لئے نماز اتنی اہم نہیں ہے اسی قسم کے خیالات کے لوگ کتنی بھی قومی قربانیاں کیوں نہ کریں وہ

نماز میں غفلت اور سستی

کی وجہ سے ضرور قابلِ مواخذہ ہوں گے۔ قومی قربانیاں تو ہٹلر اور مسولینی نے بھی کی تھیں لیکن کیا وہ اس وجہ سے نجات پا جائیں گے؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انسان جس چیز کے لئے ہجرت کرتا ہے اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف منسوب ہوتی ہے اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت خدا تعالےٰ کے لئے ہوگی اور اگر کوئی شخص تجارت کے لئے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت خدا تعالےٰ کے لئے نہیں ہوگی بلکہ تجارت کے لئے ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت خدا تعالےٰ کے لئے نہیں بلکہ اس عورت کے لئے ہوگی۔ اگر کوئی شخص صرف قوم کی خدمت کرکے ہی اسے اعلےٰ درجہ کی نیکی قرار دے لے اور خدا تعالےٰ کے دوسرے احکام سے روگردانی کرے تو محض

قوم کے لئے قربانی

کرنے سے اسے دین نہیں مل سکتا اگر اسی طرح دین مل سکتا تو ہٹلر اور مسولینی اسکے بدرجہ اولیٰ حقدار تھے دین تو نام ہے خدا تعالےٰ اور اسکے احکام پر ایمان لانے کا۔ اگر کوئی شخص باقی تمام احکام کی بجا آوری کے ساتھ قومی خدمت وغیرہ کا کام بھی کرتا ہے۔ تو بے شک یہ امر اسکے لئے خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا موجب ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے تو اس پر بھی اسے ثواب ملے گا۔ اب دیکھو بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا تو محبت کے جذبات کے تحت ہوگا۔ لیکن اس نیت کے ساتھ لقمہ ڈالنا کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جائے

بہت بڑے اجر کا مستحق

بنا دیتا ہے۔ پس چاہے قوم کی خدمت ہو۔ چاہے ملک کی خدمت ہو۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کے لئے ہو تو ثواب کا موجب ہے۔ اور اگر وہ محض نفس کے لئے ہو تو کوئی ثواب نہیں ہو سکتا انگریز لوگ گھوڑوں کو کس شوق اور محنت سے پالتے ہیں۔ لیکن کیا ان کو گھوڑے پالنے کا ثواب مل جائے گا؟ ثواب تو اس کام کا ملتا ہے جو خالص خدا تعالےٰ کے لئے کیا جائے۔

پس جو قوم خدا تعالےٰ کی خوشی کے لئے کوئی کام کرے گی۔ وہ کام اس کی ترقی کا موجب ہوگا اور

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ اس کے تمام احکام پر عمل کیا جائے۔ میں نے پہلے بھی خدام الاحمدیہ کو کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ نوجوانوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالی جائے۔ مگر جب میں پتہ لیتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے اندر اسی طرح سستی اور غفلت پائی جاتی ہے اور وہ باجماعت نماز نہیں پڑھتے۔ اس لئے میں پھر ایک دفعہ

خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں

کہ اس کے لئے خاص محنت اور کوشش سے کام لیا جائے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر کہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ میں ہر دس خدام کا ایک لیڈر بنا دیا جائے جو ان کی اخلاقی اور دینی حالتوں کا ذمہ دار ہو اور ان میں سے جو شخص نمازوں میں سست ہو اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ گروپ لیڈر بھی ایسا ہونا چاہیئے جو اچھی طرح اپنے گروپ کی نگرانی کر سکتا ہو اور ان کے قریب رہنے والا ہو۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ لیڈر بہت بڑا لائق ہو صرف اس کے لئے قرب مکانی کی شرط ضروری ہے پھر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ہر شخص اپنی نمازوں کے لئے

ایک مسجد مقرر کرے

اور اگر کوئی شخص اپنے محلہ کی مسجد میں نمازیں ادا کرنے سے معذوری کا اظہار کرے اور کہے کہ میں فلاں جگہ کام پر رہنے کی وجہ سے اپنے محلہ کی مسجد میں نماز ادا نہیں کر سکتا تو اس کو اجازت دیدی جائے۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ یونہی کہہ دیتے ہیں کہ ہم فلاں مسجد میں نمازیں ادا کرتے ہیں حالانکہ

اصل حقیقت یہ ہوتی ہے

کہ وہ اپنے محلہ کی مسجد میں نمازیں پڑھتے ہیں اور نہ وہ اس جگہ پڑھتے ہیں جس جگہ کا وہ نام لیتے ہیں۔ پس سوائے اس کے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں دفتر میں کام کرتا ہوں اور میں اسی دفتر کے نزدیک کی مسجد میں نمازیں ادا کرتا ہوں یا کوئی تاجر کہے کہ میری فلاں جگہ دکان ہے اور میں اس محلہ کی مسجد میں نماز پڑھتا ہوں۔ باقی تمام لوگوں کو اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ اور نوجوانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ہم میں سے ہر شخص نماز باجماعت کا پوری طرح پابند نظر آئے۔

ملک ممتاز علی صاحب کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

مکرم ملک ممتاز علی صاحب زعیم انصار اللہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ ۲۷ اور ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے تھے۔ آپ کی نعش ۲۸ کی شام قبرستان عام میں سپرد خاک کر دی گئی۔

نماز مغرب کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بعد ازاں جنازے کو کندھا بھی دیا۔ نماز جنازہ کے بعد جنازہ قبرستان لے جایا گیا۔ احباب کثیر تعداد میں جنازے کے ساتھ گئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مکرم ملک صاحب مرحوم کی عمر ۶۲ سال تھی۔ آپ نے ایک بیوہ۔ چار لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں درجات بلند کرے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مسجد گول بازار میں درس الحدیث

(از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

ایک کام کے سلسلہ میں گول بازار ربوہ میں نماز کا وقت آ گیا۔ وہاں کی مسجد میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد کا درس حدیث سننے کا موقعہ میسر آیا۔ مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ درس خدا کے فضل سے نہایت اعلےٰ پایہ کا تھا اور عام فہم ہونے کے باوجود اس کا علمی معیار خاصہ بلند تھا۔ پھر اتنا لمبا بھی نہیں تھا کہ دوست دیگر مصروفیات کی بناء پر اتنا وقت نہ دے سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نمازی نماز کے بعد نہایت توجہ اور انہماک سے درس سنتے رہے۔ ان سطور کا مقصد صرف یہ ہے۔ احباب ربوہ کو اس درس کی افادیت سے آگاہ کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ مقامی دوستوں کو اس درس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

خاکسار مرزا طاہر احمد

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا پوتا عبد العزیز چند دن سے بعارضہ پیچش سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین (ماسٹر محمد اللہ داد دار الیمن ربوہ)

(۲) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے ذیابیطس اور پتہ میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (جمعدار محمد حنیف سیالکوٹ چھاؤنی)

(۳) میرے والد چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کافی علاج کرانے کے باوجود ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی دردمندانہ درخواست ہے (محمد اقبال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۴) میرے والد سید محمد یونس صاحب ابن حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب مرحوم عرصہ سے بعارضہ اسہال کمزوری بیمار چلے آتے ہیں احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید ظہیر احمد ابن سید محمد یونس صاحب)

(۵) ملک فضل حسین صاحب کراچی سندھ بیمار ہیں (۲) غلام محمد صاحب اکبر ہوٹل کی بیٹی زچگی کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ

محترم چوہدری فضل الدین صاحب کی افسوسناک وفات

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

مورخہ ۱۳/۱۴ ستمبر کی درمیانی شب محترم چوہدری فضل الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر ریٹائرڈ سابق ایم ایل اے۔ لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم جناب چوہدری عبدالحمید صاحب چیف انجینئر واپڈا ماڈل ٹاؤن جی بلاک ۱۰۵ لاہور کے والد بزرگوار تھے۔ ترانوے ۹۳ سال کی عمر پائی اور آخر تک نیک اعمال بجا لاتے رہے۔ نوے برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق بخشی کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی طبیعت میں جود وسخا کے علاوہ دینداری اور عبادت کی طرف خاص رجحان تھا۔ انہیں سلسلہ سے محبت عرصہ سے تھی اوائل میں چوہدری صاحب مرحوم کا کچھ میلان جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف تھا۔ تقسیم ہند و پاکستان سے پہلے کی بات ہے کہ ڈلہوزی میں چوہدری صاحب موصوف نے دعوت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو مدعو کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ تو تشریف لے آئے مگر مولوی صاحب شامل نہ ہوئے اس واقعہ سے چوہدری صاحب مرحوم کی طبیعت پر خاص اثر ہوا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم نے عام چندہ جات کے علاوہ مبلغ چھ ہزار روپیہ فضل عمر ہسپتال کی تعمیر میں بھی دیا تھا۔ اور ان کی ایک اور عجیب نیکی کا علم مجھے کل ہی شیخوپورہ میں محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ کے ذریعہ سے ہوا اور وہ یہ کہ مرحوم چوہدری صاحب اپنی وصیت میں لکھ گئے ہیں کہ میری جائیداد سے ہر سال پانچ صد روپیہ وقف جدید کے چندہ میں دیا جاتا رہے گویا انہیں یقین تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی قائم کردہ انجمن وقف جدید کے کام میں مستقل حصہ لینا بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ یہ ایک دائمی نیکی ہے اور اس سے تبلیغ اور تعلیم کا ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم آف کرتیال ضلع امرتسر جو جناب چوہدری فضل الدین صاحب مرحوم کے قریبی رشتہ دار تھے اور انہیں تبلیغ احمدیت کا خاص جوش تھا۔ وہ ہمیشہ کوشش کرتے تھے کہ چوہدری فضل الدین صاحب جیسا نیک نیت انسان سلسلہ میں داخل ہو جائے۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم تو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں شہید کر دئے گئے۔ مگر ان کی نیک خواہش آخرکار پوری ہوئی اور چوہدری فضل الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بسا اوقات قادیان میں حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی مرحوم کے ہاں بوجہ قریبی رشتہ داری تشریف لاتے تھے اور ان کے مندرجہ بالا نیک جذبات کا مجھے بھی علم ہوتا رہتا تھا۔ وہ ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ امرتسر کے پرجوش سیکرٹری تبلیغ بھی رہے ہیں۔ الغرض چوہدری فضل الدین صاحب مرحوم کو ابتداء سے ہی سلسلہ سے انس تھا اور ان کی طبیعت میں نیکی تھی۔ جس کا آخری اظہار ان کی وصیت سے بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم چوہدری صاحب کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔ ان کے فرزند چوہدری عبدالحمید صاحب سلسلہ کے لئے ایثار اور قربانی کی مثالیں پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ ابتداء سے سلسلہ میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں بھی برکت دے اور مرحوم چوہدری صاحب کے دیگر پسماندگان پر بھی فضل نازل کرے۔

(آمین)

ایک مخلص اور نیک خاتون کی وفات

میری ماموں زاد بہن محترمہ غلام سکینہ صاحبہ ۲۷ جولائی ۱۹۶۱ء کو داہ کینٹ میں عالم شباب میں اس دار فانی سے کوچ کر گئیں اور دکھ اور الم اور ایثار و وفا کی ایک طویل مگر خاموش داستان ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی شادی ان کے ایک رشتہ دار سے غالباً ۱۹۴۸ء میں ہوئی جو اپنے آپ کو احمدی بتاتا تھا مگر شادی کے بعد اس نے مخالفت شروع کر دی۔ مرحومہ کو طرح طرح سے تنگ کرنا شروع کر دیا گیا۔ یہ خاتون تقریباً ۱۳ برس ان دکھوں کو خاموشی سے سہتی رہی اور اپنے پیارے مولا کے حضور تہجد اور نفلی روزوں کا ہدیہ پیش کر کر کے اپنے شوہر کے لئے دعائیں مانگتی رہی۔ اور ہر ممکن کوشش میں لگی رہی کہ اسے ہدایت نصیب ہو۔ مگر افسوس کہ اس کوشش میں وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ وہ پاک روح مہر بہ لب کسی کو غم میں شریک کئے بغیر غم میں گھلتی رہی۔ اور ایک دن اچانک سخت بیمار ہو گئی ہسپتال میں غشی کے عالم میں اکیلی پڑی رہی اور کسی کی مرہون منت ہوئے بغیر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔

مرحومہ کو ان کے عزیز و اقارب کے پہنچنے سے پہلے سپرد خاک کر دیا گیا۔ واہ چھاؤنی میں احمدی احباب کو بھی خبر نہ ہوئی ——— بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے التجا ہے کہ وہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کے والدین اور دیگر اعزا و اقارب کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے۔ یہ بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پانچوں بچوں کو نعمت احمدیت سے نوازے اور مرحومہ کی واحد اور آخری خواہش کو پورا فرماتے ہوئے مرحومہ کے شوہر اور سسرال کو احمدیت کی صداقت سے روشناس فرما دے۔ آمین

(ایس ایم لطیف پسر شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ)

دفتر دوم کے مجاہدین کا ایک شوق

دفتر دوم میں شمولیت اگرچہ ہر وقت اختیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض مومنین کا یہ مخلصانہ شوق ترقی پذیر ہے۔ کہ اس میں دفتر دوم کے سال اول یعنی ۱۹۵۲ء سے حصہ لیا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں میاں عبدالرحیم صاحب۔ چوہدری جان محمد صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مرشمیر روڈ ضلع لائلپور نے ابتدائے دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے بقایا جات ادا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

اور

اراکین مجالس کا فرض

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی روایات کے مطابق اکتوبر کے آخر میں منعقد ہوگا۔ بدستور سابق اس موقع پر بیرونجات سے احباب تشریف لائیں گے۔ ان کی رہائش اور خوراک کے علاوہ اجتماع کے دیگر انتظامات مرکز کے ذمہ ہیں۔ اور ربوہ کی مجالس پر مرکز میں ہونے کی وجہ سب سے زیادہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ فی الحال آپ سے یہ مطالبہ ہے کہ آپ بلا استثناء اپنے ہر قسم کے چندہ جات کی ادائیگی اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ضرور کر دیں۔ تاکہ مرکز کو اس وجہ سے کوئی دقت پیش نہ آئے۔ کہ روپیہ کی کمی تھی۔ آپ نے ہمیشہ مرکز کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اب بھی آگے آیئے اور تمام چندہ جات وصول کر کے مرکز کو پہنچا دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار قائد انصار اللہ مرکزیہ)

اطفال کا اجتماع

امسال اطفال کا اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوگا چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اسلئے بذریعہ الفضل پروگرام اجتماع کا خلاصہ آپ تک پہنچایا جاتا ہے۔ مقامی اطفال کھانا گھر سے کھایا کریں گے اور باہر کے اطفال کے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام ہوگا۔ اطفال اپنے ساتھ موسم کے مطابق بستر لیتے آئیں۔

مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے:۔

علمی مقابلے۔ تلاوت۔ اذان۔ خوش الحانی کے ساتھ نظمیں۔ حفظ نماز۔ بیت بازی از درثمین۔ عام شرعی مسائل۔ عام معلومات۔ تقاریر۔ ۱۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ وفات مسیحؑ۔ احمدی بچوں کے فرائض ۔ ذہنی مقابلے۔ ورزشی مقابلے۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ دوڑیں۔ چھلانگ۔ جھنڈا جنگ۔ فٹبال باہر سے آنے والے کھلاڑیوں کے لباس کا رنگ یہ ہوگا۔ بنیان زرد رنگ ۲۔ نکر ملیشیا

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر تعزیتی قراردادیں

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

مکرم غلام یٰسین صاحب، مبلغ انچارج احمدیہ مشن واشنگٹن جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے برقی پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"امریکہ کے جملہ احمدی احباب کے لئے حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات شدید صدمے کا موجب ہوئی۔ جملہ احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم حضرت نواب صاحب مرحوم کو اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ امریکہ کے احمدیہ مشنوں میں نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی ہے"۔

جماعت احمدیہ کماسی (غانا مغربی افریقہ)

مبلغ غانا (مغربی افریقہ) مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب ... احمدیہ کماسی کی طرف سے تعزیت ... اظہار کرتے ہوئے اپنے تعزیتی تار میں فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کماسی حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین"

جماعت احمدیہ نرائن گنج (مشرقی پاکستان)

مکرم احسان اللہ صاحب، سیکرٹری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نرائن گنج مشرقی پاکستان کی طرف سے حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار موصول ہوا:۔

"حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سے جماعت احمدیہ نرائن گنج کو شدید صدمہ ہوا۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے نیز جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس صدمۂ عظیم پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے"

جماعت احمدیہ انڈونیشیا

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا ایک برقی پیغام میں تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے لئے بے انتہا صدمے کا موجب ہوئی۔ جماعت دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات کو بلند کرے۔ آمین۔"

لجنہ اماء اللہ بدوملہی

ممبرات لجنہ اماء اللہ بدوملہی حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نواب صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے اخلاق حسنہ کو تا قیامت زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اس صدمہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نواب امۃ الحفیظ صاحبہ۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور دیگر افراد خاندان نواب صاحب و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

بشریٰ تنویر
صدر لجنہ اماء اللہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ بنوں

جماعت احمدیہ بنوں حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کو جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم تصور کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ نواب صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل و کرم سے پورا کرے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ اور ان کو بے انتہا دینی و دنیوی انعامات سے نوازے۔

احباب جماعت احمدیہ بنوں ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور ان کے غم میں شریک ہیں۔

خاکسار محمد اسرائیل
منجانب احباب جماعت احمدیہ بنوں

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا سٹاف حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات کا حادثہ ایک جماعتی صدمہ ہے آپ کی نیکی، تقویٰ، دینی خدمات جماعتی سرگرمیوں سے دلچسپی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق دامادی کی وجہ سے ساری جماعت آپ کا بے حد احترام کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس نقصان عظیم کی خود ہی تلافی بن جائے اور اقرباء اور دوسرے غمگساروں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین (سٹاف فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت نواب صاحب نہایت حلیم الطبع، شریف النفس، ملنسار بزرگ اور غریبوں کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ انسان تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد ہونے کا شرف اور فخر حاصل تھا۔ حضرت نواب صاحب کی وفات جماعت کے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے۔ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی)

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم کی وفات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

آپ حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے فرزند تھے اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا جس رنگ میں احترام و اکرام فرمایا وہ تاریخ احمدیت اور صنف نازک کے لئے ایک سنہری باب ہے

لجنہ اماء اللہ کراچی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ و خاندان نواب محمد علی خانصاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت کرتی ہے اور ان کے غم میں شریک ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

(صدر لجنہ اماء اللہ کراچی)

ملتان شہر

یہ اجلاس حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب صاحب مرحوم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ عبد الرحمٰن

(امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر صدر جلسہ)

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہیں نیز نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بھی دلی ہمدردی ظاہر کرتی ہیں۔ ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نواب صاحب موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو صبر جمیل دے۔

آمین (صدر لجنہ ملتان چھاؤنی)

خدام الاحمدیہ گجرات

مجلس خدام الاحمدیہ شہر گجرات حضرت نواب صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ ایک قیمتی وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

(مجیب احمد مرزا معتمد مقامی)

گنج مغلپورہ لاہور

جماعت احمدیہ حلقہ گنج مغلپورہ لاہور حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند کریم حضرت نواب صاحب مرحوم کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے اور وہ خدمات جو آپ نے پورے خلوص سے جماعتی ترقی کے لئے سرانجام دیں اللہ تعالیٰ ان کے عوض انہیں بہترین اجر عطا فرمائے اور وہ کمی جو حضرت نواب صاحب کی وفات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کمی کو جلد از جلد پورا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عبد الحکیم صدر جماعت حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

جماعت احمدیہ بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند کریم حضرت نواب صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین
(فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور

یہ اجلاس حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

تمام ممبرات اس اندوہناک حادثہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد سے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاص فضل سے مقام محمود عطا فرمائے اور تمام خاندان اور جماعت کو صبر و استقامت بخشے آمین۔ (لجنہ اماء اللہ لاہور)

جھنگ صدر

جماعت احمدیہ جھنگ صدر کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر سلسلہ کا ایک بھاری نقصان ہوا ہے اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے مدارج کو بلند فرمائے۔ یہ اجلاس خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ محترمہ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیگر جملہ افراد خاندان خصوصاً بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادگان و صاحبزادیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔
(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

گوجر خان

جماعت احمدیہ گوجر خان کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر انتہائی درجہ غم اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور آپ کے صاحبزادگان و صاحبزادیوں نیز جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔
(شیخ حبیب اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجر خان)

چیچہ وطنی

جماعت احمدیہ چیچہ وطنی حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ کے انتقال پر نہایت افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ دعا ہے کہ خدا ان پر اپنی ہزار ہزار برکات نازل فرمائے اور رحمت کا سایہ ہمیشہ ہمیش رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے
(مرزا محمد یحییٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی)

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ راولپنڈی حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند کرے۔

مجلس عاملہ جملہ پسماندگان سے خاص طور پر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور دیگر افراد خاندان سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ (مبارک احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

جماعت احمدیہ پاک پٹن

جماعت احمدیہ پاک پٹن حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے دیگر افراد کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ نواب صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین
(عبد الرحمٰن عزیز جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاک پٹن)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

”کوئی باوقار حکومت افغان وزیراعظم کی غیر معقول شرائط تسلیم نہیں کر سکتی“

افغان حکمران مہذب رویہ اختیار کریں۔ (صدر ایوب)

پشاور ۲۹ ستمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ افغان حکمران مہذب رویہ اختیار کریں۔ نیز وہ پاکستان کو ہمیشہ دوستانہ تعلقات کی بحالی کے لئے تیار پائیں گے۔ آپ نے کل پشاور پہنچنے پر افغان وزیراعظم کے ایک حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سردار داؤد نے دونوں ملکوں کی بحالی کے لئے جو غیر معقول شرائط پیش کی ہیں قومی وقار کا احساس رکھنے والی کوئی حکومت انہیں تسلیم نہیں کر سکتی۔

آپ نے کہا سردار داؤد کی پیش کردہ شرائط کا مقصد یہ ہے کہ افغان قونصل خانوں کو پاکستان میں دوبارہ اور تخریبی کارروائیوں اور افغانستان کو پاکستان کے داخلی امور میں مداخلت کی کھلی چھٹی دے دی جائے۔ آپ نے کہا کہ افغان وزیراعظم اپنے ملک کے اندرونی معاملات میں پاکستان کی مداخلت کی شرط تسلیم کر لیں گے؟ وہ خود جو شرائط تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اسے دوسروں پر ٹھونسنے کی توقع کیسے کر سکتے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے سفارتی تعلقات کی بحالی کے لئے کوئی تحریک نہیں کی گئی اور نہ ہی پاکستان اس سلسلہ میں پہل کرے گا۔ کیونکہ سفارتی تعلقات پاکستان نے نہیں توڑے تھے۔ آپ نے کہا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات افغان حکمرانوں نے ختم کئے تھے اور اپنی پالیسی کے نتائج کی ذمہ داری بھی افغان حکمرانوں ہی پر عائد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ افغان حکمرانوں کو اب اپنی پالیسی کے خطرناک نتائج نظر آ رہے ہیں۔

پاکستان کے سفارتی نمائندوں سے نامناسب اور توہین آمیز رویہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کے ضبط و تحمل کے باوجود افغانستان نے پاکستان کے سفارتی نمائندوں سے نامناسب اور توہین آمیز سلوک جاری رکھا اور افغانستان کی یہ کارروائیاں ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی تھیں۔ صدر ایوب نے زوردار الفاظ میں کہا کہ کوئی مہذب ملک اس قسم کا رویہ برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان افغانستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے پر تیار ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خود افغان لیڈر بھی مہذب طرز عمل کا مظاہرہ کریں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب نے کہا کہ سفارتی تعلقات کی بحالی سے پہلے افغانستان کو اس بات کی ضمانت دینی چاہیے کہ وہ پاکستانی حکام کے ساتھ معقول رویہ اختیار کرے گا! صدر مملکت نے کہا پاکستان اس قسم کی ضمانتوں کو ضروری تصور کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان افغانستان کے ساتھ کسی ایسے مسئلے پر بات چیت نہیں کرے گا۔ جس کا تعلق پاکستان کی علاقائی سلامتی اور خود مختاری سے ہو۔

صدر ایوب نے کہا کشمیر ایک دن ضرور آزاد ہوگا۔ اور ریاست جموں و کشمیر کے عوام آزادی سے پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کر سکیں گے۔ صدر ایوب سے کشمیر کے متعلق یہ سوال بھی پوچھا گیا کہ آزاد کشمیر کی حکومت کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں حکومت پاکستان کی کیا رائے ہے۔ صدر ایوب نے جواب دیا کہ جب اس مسئلہ کے متعلق فیصلہ کا وقت آئیگا تو اس مسئلہ پر پوری توجہ سے غور کیا جائے گا۔ صدر ایوب نے آزاد کشمیر کے صدارتی انتخاب کے بعض امیدواروں کی تقریروں کے متعلق نامہ نگاروں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بعض لوگ اس صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جب صدر کا طیارہ ہوائی اڈے پر اترا تو پشاور میں مقیم سفارتی نمائندے، اعلیٰ سول اور فوجی حکام ممتاز شہری اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جن سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔ ہوائی اڈے پر قبائلی علاقہ کے ممتاز سربراہ بھی موجود تھے ایک نامور قبائلی سربراہ نواب زادہ محمد علی کوکی خیل نے بارہ لاکھ قبائلی باشندوں کی طرف سے صدر ایوب کو سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے قبائلی عوام اور افغانستان کے بارے میں حکومت پاکستان کی پالیسی کی تائید کی

نواب زادہ محمد علی کوکی خیل نے انتہائی سخت الفاظ میں کابلی حکمرانوں کی روش پر نکتہ چینی کی، اور انہیں موجودہ صورت حال کا ذمہ دار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی حکومت نے پاکستان کے راستے درآمد کیا ہوا مال نہ اٹھانے کے سلسلہ میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس سے افغان حکمرانوں کے مذموم عزائم بے نقاب ہو گئے ہیں حکومت پاکستان کی طرف سے راہداری کی رعائتیں برقرار رہنے کے باوجود افغانستان کے حکمرانوں کا موجودہ رویہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ انہیں اپنے عوام یا قبائلی علاقہ کے باشندوں سے کوئی ہمدردی نہیں جو کابلی حکمرانوں کی ہٹ دھرمی کے باعث بے جا مصائب اٹھا رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ اول

تبدیل کر دیا تھا۔ اعلانات میں کہا گیا کہ ہم عرب سوشلزم چاہتے ہیں جو امیروں سے لیکر غریبوں کو دینا ہے۔ تازہ ترین بیانات میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ حالات کو معمول پر لایا جائے گا۔ اور آئندہ کسی ظالم و جابر کو شامی عوام پر غلبہ پانے یا ان کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

رائٹر کے نامہ نگار نے براہ راست دمشق سے خبر دی ہے کہ شامی اسمبلی کے سابق سپیکر ڈاکٹر مامون کزبری کی قیادت میں ایک کابینہ قائم کی گئی ہے۔ اس کابینہ میں کوئی فوجی شامل نہیں ہے دمشق ریڈیو کے ایک اعلان کے مطابق ڈاکٹر کزبری نے وزارت عظمےٰ، وزارت دفاع اور وزارت خارجہ کا چارج خود سنبھال لیا ہے۔ نئی کابینہ میں گیارہ وزراء شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر صدر ادیب شیشکلی کے دور حکومت میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ جنرل ادیب شیشکلی ان دنوں برطانیہ اور فرانس میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ پر صدر ناصر کی حامی حکومت کے خلاف سازش کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

• ۴ ہر سال دئے جائیں گے۔ ان میں سے چھ قبائلی علاقوں کے لئے اور چھ مشمولہ علاقوں کے لئے ہوں گے۔

طالب علموں کے لئے صدارتی انعامات

پشاور ۳۰ ستمبر۔ پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کرنل آفریدی نے کل بتایا کہ صدر ایوب نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور ممتاز طالب علموں کے لئے تین تین ہزار روپیہ کے بارہ صدارتی انعامات منظور کئے ہیں۔ یہ انعامات ان طالب علموں کو دئے جائیں گے جو قانون، طب، اسلامی تعلیمات اور انجینئرنگ میں نمایاں کامیابی حاصل کریں گے۔ یہ انعامات

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ چار پانچ روز سے بیمار رہیں۔ اور مشن ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری انوار الحق کارکن امور عامہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

قبول۔ اور خاوند مان لینے کے بعد اس پر شوہر کے حقوق کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔ اب اس کو اغوا ہونا یا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔"

آیہ لا اکراہ فی الدین کے یہ معنی کہ دین میں داخل کرنے کے لئے تو کوئی جبر نہیں مگر دین میں قید رکھنے کے لئے جبر استعمال ہو سکتا ہے قرآن کریم کی تعلیمات کی روح کے سخت منافی ہے۔ اور یہ کہنا کہ اگر اس طرح ہوتا کہ لا اکراہ للدین تو پھر اسکے یہ معنی ہوتے کہ دین سے نکلنے والے پر بھی جبر جائز نہیں نہایت عجیب استدلال ہے۔ حالانکہ لا اکراہ للدین کے معنی تو اور بھی صفائی سے یہ ہو سکتے ہیں کہ صرف دین میں داخل کرنے کے لئے کوئی جبر نہیں ورنہ باقی صورتوں میں جبر ہو سکتا ہے یہ ایک مثال ہے اس امر کی کہ بعض لوگ اللہ تعالےٰ کی تعلیمات سے بچنے کے لئے کیا کیا بہانے تراشتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام واقعی "حق" ہے۔ اور اس کا حق ہونا ہی اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم جبر سے نہیں بلکہ اس کی حقانی طاقت کے زور پر اس کو دنیا میں پیش کریں اور ہم فاتوا بسورۃ کا نغمہ الاپتے ہوئے ساری دنیا میں شور مچا دیں۔

یہی نغمہ ہے جس کی بنا پر ہم تمام دنیا کو حلقہ بگوشِ اسلام کر سکتے ہیں۔ ہم کو کوئی ایسا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے جس سے دنیا کے دل میں اسلام کے خلاف نفرت کے جذبات ابھریں۔ آج تمام دنیا "بینہ" کی طاقت کی قائل ہو چکی ہے۔ اور جبر سے نفور ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ ہم اسلام کی حقیقی قوت یعنی سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴